

احمدی نظریہ گرہن میں غلطیاں

ڈاکٹر ڈیوڈ میکنون

انٹرنیٹ پر انگریزی مضمون کا خلاصہ اس لینک سے دستیاب ہے: <http://www.dlmcn.com/qadsum.html#beg>
جبکہ انگریزی میں مکمل مضمون اس لینک سے دستیاب ہے: <http://dlmcn.com/qadfl.html#beg>

رمضان 1311 ہجری (مارچ / اپریل 1894) کے مہینے میں سورج اور چاند گرہن دونوں رومنا ہوئے۔ احمدی فرقہ ان واقعات کو بہت اہمیت کا حامل سمجھتا ہے کیونکہ ان کے خیال میں یہ واقعات ان کے قائد مرزا غلام احمد کے لیے غیر معمولی اور خصوصی شگون کا باعث تھے۔ یہ ان کے اس دعوے کی بنیاد پر مبنی ہے کہ چاند گرہن اسلامی مہینے کے ابتدائی ترین حصے میں جسے ڈاکٹر 13 تاریخ بتاتے ہیں رومنا ہوا۔ ان کے لیے یہ مزید اہمیت کا حامل اس لیے تھا کہ (ان کے عقیدے کے مطابق) اس کے بعد رومنا ہونے والا سورج گرہن اسی ماہ 28 رمضان کو واقع ہوا، جسے ڈاکٹر اس کے واقع ہونے کی معنوں کی تاریخوں میں سے ایک 'درمیانی' تاریخ سمجھتے ہیں۔

27 تاریخ کو گرہن لگنے کے بارے میں سوالیہ نشانات

احمدی فرقہ کے مطابق سورج گرہن کا ہجری مہینے کی 27، یا 28، یا پھر 29 تاریخوں کو مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک سرسری نظر میں ہی 27 تاریخ مشکوک نظر آتی ہے کیونکہ اس کے اگلے دن چاند کی رویت پر ہجری مہینہ صرف 28 دن میں مکمل ہو جائے گا جو کہ غلط ہے۔ یاد رہے کہ اگر سورج گرہن کے دوران نے چاند کی 'پیدائش' ہوئی ہو تو اس سے اگلے دن سورج غروب ہونے کے بعد اس کی عمر 24 گھنٹے سے زیادہ ہو جائے گی اور یہ دنیا میں کسی نہ کسی مقام پر یقین طور پر نظر آئے گا۔

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ اگر لوگ زمین کے کسی مخصوص مقام سے چاند کی رویت پر منی اسلامی کینڈر کی پیروی کر رہے ہوں تو کبھی کبھار 30 گھنٹے کا چاند بھی نظر نہیں آئے گا اور خاص طور پر جب کہ ڈاکٹر سورج سے خاصا ہٹ کر بائیں یا دائیں جانب واقع ہو (ایسے میں چاند کی کامیاب رویت عام طور پر کہہ ارض کے دوسرے نصف میں رومنا ہوگی)۔

تاہم، اگر ہم 27 تاریخ کو سورج گرہن واقع ہونے والے ہجری مہینے کا بغور مشاہدہ کریں تو ہمیں ایک اور بڑے مسئلے کا سامنا ہو گا۔ ان واقعات سے متعلقہ درمیانی و قفou کا باخوبی جائزہ لینے سے (نیچے دیا ہوا "ضیمہ" ملاحظہ سمجھئے) یہ ظاہر ہو گا کہ یہ تب ہی ممکن ہو گا جب چاند کی رویت اس کی 'پیدائش' سے ڈیڑھ دن بعد بھی رومنا ہو۔ اور یہ ان حالات میں عین ممکن ہے جہاں چاند غروب ہونے والے سورج سے خاصا ہٹ کر بائیں یا دائیں جانب واقع ہو لیکن صرف اس صورت میں جب ساتھ ہی نچلے درجے کی فضا شفاف نہ ہو۔

رمضان 1311 ہجری کے آغاز میں تاخیر

8 مارچ 1894 کو قادیان (نژد لاہور) میں نئے چاند کی رویت نہ ہوئی اس لیے رمضان کے آغاز کو 9 مارچ تک متوجی کر دیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ احمدی فرقہ کی اسلامی تاریخ سے مطابقت کے ساتھ اس ماہ میں مکمل چاند اور چاند گرہن (21 مارچ) کی تاریخ 14 رمضان کی بجائے 13 رمضان ٹھہری۔

8 مارچ 1894 کی شام کو قادیان میں چاند سورج سے 10 ڈگری اور پر تھا۔ یہ بات قابل تسلیم ہے کہ گردآ لوڈ افٹ پر ایسی صورت میں چاند کا نظر آنا ممکن نہیں ہوتا۔ تاہم قادیان کے شمال یا مشرق کے بالائی علاقوں میں، جہاں فضائیہ نشک، ہلکی اور قدرے کم گردآ لوڈ ہوتی ہے، چاند کی رویت غالباً ممکن تھی۔

28 دن کے مہینے سے متعلقہ مسائل

قادیان میں رمضان کا آغاز 8 مارچ 1311 ہجری کو کیا جانا زیادہ درست ہوتا۔ مقامی مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں چاند نظر نہ آئے تو عام طور پر اصول یہ ہے کہ ساتھ والے علاقوں سے خبر لی جاتی ہے اور اگر وہاں چاند نظر آنے کی اطلاع ہو جائے تو مہینے کا آغاز کر دیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اُسی مہینے کے آخر میں مطلع بالکل شفاف ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے چاند پیدائش سے 16 سے 20 گھنٹے کے بعد نظر آ سکتا ہے۔ اور اگر مہینے کا پہلا دن "ضائع" ہو جائے تو یہ عین ممکن ہے کہ یہ مہینہ صرف 28 دن بعد ختم کرنا پڑے۔ قدرتی طور پر لگا تارو (بلکہ تین) مہینے 29 دن کے ہو سکتے ہیں؛ ان حالات میں اگر مقامی موسم کی خرابی کی وجہ سے مہینے کا آغاز ایک دن تاخیر کے ساتھ ہو تو (ظاہری طور پر غلط سے) 28 دن کا مہینہ واقع ہو سکتا ہے۔

ذوالحجہ 1411 (13 جون سے 12 جولائی 1991) 25 ڈگری جنوب، 65 ڈگری مشرق، اس مسئلے کی ایک خصوصی مثال ہے جس کے بارے میں بحث انونیت کے اس لئے پر موجود ہے <http://dlmcn.com/qadfl.html#beg>

چاند گرہن کا مہینے کی 12 تاریخ کو رونما ہونا

اسلامی کینڈر کی تکمیل کے قواعد مختلف ملکوں اور آبادیوں میں مختلف ہیں؛ نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی نظام "درست" ہے اور کوئی "غلط"۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ اس سلسلے میں تسلسل ہو، تاکہ سال بھر کے لیے ہمیشہ ایک ہی اصول کو پانیا جائے (وگرنہ کبھی کبھار 28 اور 31 دن کے مہینے بھی واقع ہوں گے)۔

اگر احمدی فرقہ اس سلسلے میں اپنے فیصلوں کی بنیاد کو کسی ایک ہی مقام (جیسا کہ قادیان، جہاں فضا میں آلوگی چاند کی رویت میں رکاوٹ بن سکتی ہے) سے کیتے گئے مشاہدوں پر تکمیل دینا چاہتا ہے تو پھر کبھی کبھار چاند گرہن کا اسلامی مہینے کی 12 تاریخ کو مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ:

(الف) مہینے کا آغاز کبھی کبھار چاند کی پیدائش سے اڑھائی دن بعد ہو سکتا ہے (اگر ڈیڑھ دن بعد چاند نظر نہ آئے تو، جیسا کہ اُپر بیان کیا گیا)، اور (ب) کیونکہ نئے چاند اور کامل چاند کے درمیان وقفہ 14 دن سے کم ہونا ممکن ہے۔

یہاں اسلامی مہینے کا تاخیر سے آغاز اور اس کے نتیجے میں گرہن کا بارہ ہویں دن واقع ہونے کی دو مثالیں دی جاتی ہیں:

8 فروری 2008 کو 42 ڈگری جنوب، 50 ڈگری مشرق کے مقام پر نچلے افق پر گہری آلوگی کی صورت میں چاند نظر آنا ممکن ہوتا۔ اس مقام (سطح سمندر) سے مقامی رویت پر مہینے کا آغاز 9 فروری کی شام سے پہلے ممکن نہ ہوتا۔ تو پھر اس طرح آگے چل کر اس ماہ 21 فروری 2008 کو واقع ہونے والا چاند گرہن (صحیح سے پہلے) اسلامی مہینے کی 12 تاریخ کو نظر آ جاتا۔

فضا کی آلوگی کی وجہ سے احمدی رمضان کا چاند کبھی 8 مارچ 1894 کو 40 ڈگری جنوب، 120 ڈگری مغرب کے مقام پر نظر آیا ہوگا۔ اگر اس مقام سے مشاہدے کی بنا پر نئے مہینے کا تعین کیا گیا ہو تو نئے مہینے کا آغاز 9 فروری کی شام سے پہلے نہ ہوا ہوگا۔ تاہم بحر الکاہل کے جنوب مشرق میں 21 مارچ کو واقع ہونے والے چاند گرہن کا قبل از صحیح مشاہدہ ممکن تھا جب کہ اس علاقے میں اسلامی تاریخ 12 رمضان تھی۔ (اگر ہم اپنے محل و قوع خط استو یعنی اکویٹر سے تھوڑا اہٹ کرتے ہیں، مثال کے طور پر 45 ڈگری جنوب، 120 ڈگری مغرب تو مہینے کے آغاز کو 9 فروری کی شام تک متوجہ کرنے کے لیے فضا میں آلوگی کی کمی ضروری ہوگی)۔

ماضی میں ایسے واقعات رونما ہو چکے ہیں جب چاند گرہن فضا میں آلوگی کی وجہ سے روپوش رہا جب کہ چاند اور سورج کے زاویوں کی نوعیت و لیسی ہی تھی جیسے اپر بیان کیا جا چکا ہے۔ (ایسے واقعات کے بارے میں امریکہ کے بریڈ لیشیفر اور ملائیشیا کے محمد الیاس مضمومین تحریر کر چکے ہیں)

ایسے موسمی حالات جن کی وجہ سے چاندگرہن کا 12 تاریخ کو مشاہدہ ہو اُن حالات سے مختلف نہیں ہیں جن کی وجہ سے سورج گرہن اسلامی مہینے کی 27 تاریخ کو واقع ہو۔ یعنی آلو دلگی جوتی گھری ہو کہ ڈیڑھن کے چاند کو چھپا لے

اس لیے احمدی فرقہ یا تو یہ تسلیم کریں کہ چاندگرہن کا اسلامی مہینے کی 12 تاریخ کو رونما ہونا ممکن ہے، یا پھر یہ کہ چاندگرہن کا اسلامی مہینے کی ان دونوں تاریخوں کو رونما ہونا ممکن ہے۔ وہ ان دونوں میں سے جسے بھی تسلیم کریں اُن کو اس سلسلے میں اپنے نظریہ کو تبدیل کرنا ہو گا۔

ضمیمه

اسلامی مہینے کی 27 تاریخ کو چاندگرہن واقع ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ مہینے کا آغاز چاند کی عمر کو ڈھائی دن تک پہنچنے سے پہلے کیا جائے۔ اسے ثابت کرنا آسان ہے۔

فرض کیجئے کہ (زیرِ یور مقام سے) کہ مہینے کی 27 دین تاریخ کے آخری حصے میں گرہن کا مشاہدہ کیا گیا، یعنی مثال کے طور پر 26.95 دن بعد (جو کہ ہمیشہ شام کو ہوتا ہے) چاند کی گردش کی اوپر 29.5 دن سے ذرا زیادہ ہے اور ہم اس مثال کے لیے اسی ہندسے کو استعمال کرتے ہیں۔ [حقیقت میں اس سے بڑے ہندسے کا استعمال زیادہ بہتر ہو گا، یعنی طور پر اس سے زیادہ کم نہیں ہو سکتا، ذیل میں دیکھئے] 29.5 دن کا یہ وقہ دو نئے چاندوں کی پیدائش کا درمیانی وقہ ہے جس کی بنا پر نئے مہینے کا آغاز ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ نئے چاند کی 'پیدائش' ہمیشہ سورج گرہن کے دوران ہوتی ہے۔

پہلے ہندسے (26.95) کو اس دوسرے ہندسے (29.5) سے نکالنے کے بعد 2.55 دن بچتے ہیں۔

یعنی اس مخصوص اسلامی مہینے کا آغاز نئے چاند کی 'پیدائش' سے 2.55 دن بعد ہوا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اُس مہینے کے آغاز سے ایک دن پہلے والی شام کو چاند نظر نہیں آیا ہو گا کیونکہ چاند 'پیدائش' کے 1.55 دن بھی اس کی رویت نہیں ہوئی۔

** چاند کی گردش کے سلسلے میں کی گئی تحقیق سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ چاند کا اپنے گردشی مدار کو معمول سے پہلے طے کر لینے (جو 29.27 دن بھی ہو سکتا ہے) کا 27 دین کو گرہن لگنے کے عمل سے کوئی تعلق ہونے کے امکانات نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کی اس غیر معمولی تیز رفتاری کی وجہ سے چاند کو ڈیڑھن کے بعد زیادہ آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔